سورہ نمبر

(۴۲)

سُورَۃُ الشُّورٰی

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سورۃ الشورٰی

سورۃ الشورٰی مکیۃ وہی ثلٰث وخمسون اٰیۃ وخمس رکوعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ شورٰی مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا وک) اس میں ۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

حٰمٓ ۞ ۱ عٓسٓقٓ ۞ ۲ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ

یوہیں وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ۵ اور تم سے اگلوں کی طرف ۶

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ ۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ

اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۞ ۴ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ

بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں ۷ اور

الْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ

فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں ۸

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ ۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

سن لو بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور

اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۞ ۶ وَكَذٰلِكَ

والی بنا رکھے ہیں ۹ وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں ۱۰ اور تم انکے ذمہ دار نہیں ۱۱ اور یونہی

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَ

ہمنے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ۱۲

تُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۞ ۷

اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونیکے دن سے جسمیں کچھ شک نہیں ۱۳ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ

اور اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے ۱۴

ف۴ سورہ شورٰی جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جنمیں کی پہلی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ہے اس سورت میں پانچ رکوع ترپن ۵۳ آیتیں آٹھ سو چھیاسٹھ ۸۶۶ کلمے اور تین ہزار پانچسو اٹھاسی ۳۵۸۸ حرف ہیں

ف۵ غیبی خبریں (خازن)

ف۶ انبیاء علیہم السلام میں سے وحی فرما چکا

منزل ۶

ف۷ اللہ تعالٰی کی عظمت اور اسکے علوِّ شان سے

ف۸ یعنی ایمان داروں کے لیے کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ اُن کے لیے استغفار کریں یہ ہو سکتا ہے کہ کافروں کے لیے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دیکر انکی مغفرت فرما

ف۹ یعنی بت جنکو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں

ف۱۰ ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلا دے گا

ف۱۱ تم سے اُنکے افعال کا مواخذہ نہ ہوگا

ف۱۲ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو

ف۱۳ یعنی روز قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالٰی اولین و آخرین اور اہل آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہونگے

ف۱۴ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے

فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ⑧ أَمِ اتَّخَذُوا
اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ف۱ کیا
مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ
اللہ کے سوا اور والی ٹھہرا لیے ہیں ف۲ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مردے جلائیگا اور وہ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑨ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى
سب کچھ کر سکتا ہے ف۳ تم جس بات میں ف۴ اختلاف کرو تو اسکا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ف۵
اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ⑩ فَاطِرُ
یہ ہے اللہ میرا رب میں نے اسپر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں ف۶
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ
آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تمہارے لیے تمہیں میں سے ف۷ جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے
أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ⑪
اس سے ف۸ تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے
لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَ
اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ؎۱ ف۹ روزی وسیع کرتا ہے جسکے لیے چاہے اور
يَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ
تنگ فرماتا ہے ف۱۰ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے
نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ
نوح کو دیا ف۱۱ اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ف۱۲ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ
وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى
اور عیسیٰ کو دیا ف۱۳ کہ دین ٹھیک رکھو ف۱۴ اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف۱۵ مشرکوں پر
الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَ
بہت ہی گراں ہے وہ ف۱۶ جسکی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۱۷ اور
يَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ⑬ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَ
اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے ف۱۸ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ انہیں

ف۱ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں
ف۲ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنا لیا ہے یہ باطل ہے
ف۳ تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے
ف۴ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ
ف۵ روز قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم اُن سے کہو
ع ۱/۲
ف۶ ہر امر میں
ف۷ یعنی تمہاری جنس میں سے
ف۸ یعنی اس تزویج سے (خازن)
ف۹ مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے
ف۱۰ جس کے لیے چاہے وہ مالک ہے رزق کی کنجیاں اس کے دست قدرت میں ہیں
ف۱۱ نوح علیہ السلام صاحب شرع انبیاء میں سب پہلے نبی ہیں
ف۱۲ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ف۱۳ معنی یہ ہیں (منزل ۶) کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کیلئے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے
ف۱۴ مراد دین سے اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی طاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روز جزا پر اور باقی تمام ضروریات دین پر ایمان لانا لازم کردہ یہ امور تمام انبیاء کی امتوں کیلئے یکساں لازم ہیں
ف۱۵ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ یہ کہ اصول دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
ف۱۶ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا
ف۱۷ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے
ف۱۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

؎۱ کنجیاں۔ جابیاں

هُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى

علم آچکا تھا ف۱ آپس کے حسد سے ف۲ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات گزر نہ چکی ہوتی ف۳

اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ

ایک مقرر میعاد تک ف۴ تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا ف۵ اور بیشک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ف۶

بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ

وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۷ تو اسی لیے بلاؤ ف۸ اور ثابت قدم رہو ف۹

كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی

مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا

کتاب اللہ نے اتاری ف۱۰ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۱۱ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ف۱۲ ہمارے لیے ہمارا عمل

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَ

اور تمہارے لیے تمہارا کیا ف۱۳ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ف۱۴ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۱۵ اور

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ

اسی کی طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت

لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ

قبول کرچکے ف۱۶ ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر غضب ہے ف۱۷ اور ان کے لیے سخت عذاب؛

شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَ

ف۱۸ اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اتاری ف۱۹ اور انصاف کی ترازو ف۲۰ اور

مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ف۲۱ اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ

جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۲ اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں

اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ

کہ بیشک وہ حق ہے سنتے ہو بیشک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں

ف۱ یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہوگیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہوجانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا

ف۲ اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں

ف۳ عذاب کے مؤخر فرمانے کی

ف۴ یعنی روز قیامت تک

ف۵ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرماکر

ف۶ یعنی یہود و نصاریٰ

ف۷ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں

ف۸ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو

ف۹ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر

ف۱۰ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے

ف۱۱ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں

ف۱۲ اور ہم سب اس کے بندے

منزل ۶

ف۱۳ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا

ف۱۴ کیونکہ حق ظاہر ہوچکا (وہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)

ف۱۵ روز قیامت

ف۱۶ مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لیے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم تم سے بہتر ہیں

ف۱۷ بسبب ان کے کفر کے

ف۱۸ آخرت میں

ف۱۹ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے

ف۲۰ یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

ف۲۱ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۲ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لیے بطریق تمسخر جلدی مچاتے ہیں

بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ف۱ جسے چاہے روزی دیتا ہے ف۲ اور وہی قوت

الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ

وعزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے ف۳ ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں ف۴ اور

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

جو دنیا کی کھیتی چاہے ف۵ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے ف۶ اور آخرت میں اس کا کچھ

مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ

حصہ نہیں ف۷ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں ف۸ جنھوں نے اُنکے لیے ف۹ وہ دین نکال دیا ہے ف۱۰

مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَ

کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی ف۱۱ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ف۱۲ تو یہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۳ اور

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۴ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے

مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سہمے ہوئے ہونگے ف۱۵ اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی ف۱۶ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ

وہ جنت کی پھلواریوں میں ہیں اُن کے لیے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی

الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ

بڑا فضل ہے یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے تم فرماؤ میں اس ف۱۷ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۸ مگر

فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۗ اِنَّ

قرابت کی محبت ف۱۹ اور جو نیک کام کرے ف۲۰ ہم اسکے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ

اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ف۲۱ یہ کہتے ہیں کہ اُنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۲۲

ف۱ بیشمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ اُنھیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا ف۲ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسب اقتضاء حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری اُنکے قوت و ایمان کا باعث ہے اگر میں اُنھیں فقیر محتاج کر دوں تو اُنکے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی و محتاجی اُنکے قوت ایمان کا باعث ہے اگر میں اُنھیں غنی مالدار کر دوں تو انکے عقیدے خراب ہو جائیں ف۳ یعنی جسکو اپنے اعمال سے نفع آخرت مقصود ہو ف۴ اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لیے خیرات و طاعات کی راہیں سہل کر کے اور اُسکی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر ف۵ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنیکے لیے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مدارک) ف۶ یعنی دنیا میں جتنا اسکے لیے مقدر کیا ہے ف۷ کیونکہ اس نے آخرت کیلیے عمل کیا ہی نہیں ف۸ معنی یہ ہیں کہ کیا کفار مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انکے لیے مقرر فرمایا یا اُنکے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ ف۹ کفری دینوں میں سے ف۱۰ جو شرک و انکار بعث پر مشتمل ہے ف۱۱ یعنی وہ دین الٰہی کے خلاف ہے ف۱۲ اور جزا کیلیے روز قیامت معین نہ فرما دیا گیا ہوتا ف۱۳ اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتار عذاب کر دیا جاتا ف۱۴ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں ف۱۵ یعنی کفر و اعمال خبیثہ سے جو اُنھوں نے دنیا میں کمائے تھے اس اندیشہ سے کہ اب انکی سزا ملنے والی ہے ف۱۶ ضرور اُنسے کسی طرح نہیں بچ سکتے ڈریں یا نہ ڈریں ف۱۷ تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت ف۱۸ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انھوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنیکے لیے بہت سا مال جمع کیا اور اسکو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لیے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لیے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کیجائے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیے ف۱۹ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جسکا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہونچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کیساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسقدر محبت فرض ہوگی معنی یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں انکا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں اُنھیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) **مسئلہ** اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جنپر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں **مسئلہ** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل و خازن وغیرہ) ف۲۰ یہاں نیک کام سے مراد یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے یا تمام امور خیر ف۲۱ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفار مکہ ف۲۲ نبوت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتاب الٰہی بتا کر۔

ع ۲ ۱۰ ۳

منزل ۶

فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ

اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے ف١ اور مٹاتا ہے باطل کو ف٢ اور حق کو

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف٣ بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ

جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف٤ اور جانتا ہے

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾

اُنھیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ف٥ اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کردیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ف٦ لیکن وہ اندازہ سے

بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ

اُتارتا ہے جتنا چاہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ف٧ اُنھیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ

الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾

مینہ اُتارتا ہے انکے نا اُمید ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے ف٨ اور وہی کام بنانیوالا ہے سب خوبیوں سراہا

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ

اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے انہیں پھیلائے

وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ

اور وہ انکے اکٹھا کرنے پر ف٩ جب چاہے قادر ہے اور تمھیں جو مصیبت پہونچی

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ف١٠ اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے

فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾

نہیں نکل سکتے ف١١ اور نہ اللہ کے مقابل تمھارا کوئی دوست نہ مددگار ف١٢

ف١ کہ آپ کو اُن کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو
ف٢ جو کفار کہتے ہیں
ف٣ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ انکے باطل کو مٹایا اور کلمۂ اسلام کو غالب کیا
ف٤ مسئلہ توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی ومعصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اسپر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو
ف٥ یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے
ف٦ تکبر وغرور میں مبتلا ہوکر
ف٧ جسکے لیے جتنا مقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے
ف٨ اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے
ف٩ حشر کے لیے
ف١٠ یہ خطاب مومنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہونچتی ہیں اکثر انکا سبب انکے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ انکے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفع درجات کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری ومسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں فائدہ بعض گمراہ فرقے جو تناسخ کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہونچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انکے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک اُن سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا استدلال باطل ہوا
ف١١ جو مصیبتیں تمھارے لیے مقدر ہوچکی ہیں اُن سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے
ف١٢ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمھیں مصیبت و تکلیف سے بچاسکے۔

منزل ٦

الربع ٣ ١٠

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ
اور اس کی نشانیوں سے ہیں ف۱ دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھمادے ف۲
الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
کہ اس کی پیٹھ پر ف۳ ٹھہری رہ جائیں ف۴ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾
صابر شاکر کو ف۵ یا اُنھیں تباہ کر دے ف۶ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۷ اور بہت کچھ معاف فرمادے
وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ
ف۸ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ اُنھیں ف۹ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تو تمہیں
اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
جو کچھ ملا ہے ف۱۰ وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۱۱ اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۱۲
وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ۚ وَالَّذِيْنَ
بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا انکے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں ف۱۳ اور وہ جو
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ
بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے
يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ۚ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَ
معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا ف۱۴ اور نماز قائم رکھی ف۱۵ اور
اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَآ
انکا کام اُنکے آپس کے مشورے سے ہے ف۱۶ اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب اُنھیں
اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ
بغاوت پہونچے بدلا لیتے ہیں ف۱۷ اور بُرائی کا بدلا اُسی کی برابر بُرائی ہے ف۱۸
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بےشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۹
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾ۭ اِنَّمَا
اور بیشک جس نے اپنی مظلومی پر بدلا لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو

ف۱ بڑی بڑی کشتیاں
ف۲ جو کشتیوں کو چلاتی ہے
ف۳ یعنی دریا کے اوپر
ف۴ چلنے نہ پائیں
ف۵ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر
ف۶ یعنی کشتیوں کو غرق کر دے
ف۷ جو اس میں سوار ہیں
ف۸ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے
ف۹ ہمارے عذاب سے
ف۱۰ دنیوی مال و اسباب
ف۱۱ صرف چند روز اس کو بقا نہیں
ف۱۲ یعنی ثواب وہ
ف۱۳ شانِ نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی
ف۱۴ شانِ نزول یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کر ایمان و طاعت کو اختیار کیا

منزل ۶

ف۱۵ اس پر مداومت کی
ف۱۶ وہ جلدی اور خود رائی نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہونچتی ہے
ف۱۷ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلا لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں انکا ذکر فرمایا گیا دوسرے وہ جو ظالم سے بدلا لیتے ہیں اُنکا اس آیت میں ذکر ہے عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اس سرزمین میں تسلط دیا اور انھوں نے ظالموں سے بدلا لیا
ف۱۸ معنی یہ ہیں کہ بدلا قدر جنایت ہونا چاہیے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو بُرائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہو کر سبب کہا جاتا ہے اور جسکو وہ بدلا دیا جائے اُسے بُرا معلوم ہوتا ہے اور بُرائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلا لینا جائز ہے لیکن عفو اس سے بہتر ہے ف۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتدا کریں

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اُنھیں پر ہے جو ف۱ لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۲ اُنکے لیے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا ف۳ اور بخش دیا
اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی
مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۴ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۵
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۶ اور تم اُنھیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کیے
خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ
جاتے ہیں ذلت سے دبے لپے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۷ اور
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ
ایمان والے کہیں گے بیشک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور
اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾
اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت کے دن ف۸ سنتے ہو بیشک ظالم ف۹ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَ
اور اُنکے کوئی دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل اُنکی مدد کرتے ف۱۰ اور
مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ
جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کہیں راستہ نہیں ف۱۱ اپنے رب کا حکم مانو ف۱۲
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۳ اس دن تمھیں کوئی
يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
پناہ نہ ہوگی اور نہ تمھیں انکار کرتے بنے ف۱۴ تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۵ تو ہم نے تمھیں

ع ١٤ / ٥

ف۱ ابتداءً
ف۲ تکبر اور معاصی کا ارتکاب کرکے
ف۳ ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا
ف۴ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے
ف۵ روزِ قیامت
ف۶ یعنی دنیا میں تاکہ وہاں جاکر ایمان لے آئیں
ف۷ یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی اپنے قتل کے وقت تیغ زن کی تلوار کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے
ف۸ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنّت کی جو حوریں اُنکے لیے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے

منزل ٦

ف۹ یعنی کافر
ف۱۰ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے
ف۱۱ خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہونچ سکے نہ آخرت میں جنت تک
ف۱۲ اور سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرکے توحید و عبادتِ الٰہی اختیار کرو
ف۱۳ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا
ف۱۴ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمالِ قبیحہ کا انکار کرسکتے ہو جو تمھارے اعمال ناموں میں درج ہیں
ف۱۵ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا
اپر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ف۱ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا ف۲ اور جب ہم
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۳ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ف۴ بدلا اسکا
اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۵ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ف۶ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ف۷
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے ف۸ اور جسے چاہے بیٹے دے ف۹
الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ
یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے
عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ
بانجھ کر دے ف۱۰ بیشک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے
اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ
مگر وحی کے طور پر ف۱۱ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو ف۱۲ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اسکے حکم سے وحی کرے
مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا
جو وہ چاہے ف۱۳ بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ف۱۴ ایک جانفزا چیز ف۱۵
مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ
اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں
جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ
ہم نے اُسے ف۱۶ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک
لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي
تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو ف۱۷ اللہ کی راہ ف۱۸ کہ اسی کا ہے جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

ف۱ کہ تم پر اُنکے اعمال کی حفاظت لازم ہو
ف۲ اور وہ تم نے ادا کر دیا (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد)
ف۳ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت یا اور کوئی
ف۴ اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو
ف۵ یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے
ف۶ نعمتوں کو بھول جاتا ہے
ف۷ جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا
ف۸ بیٹا نہ دے
ف۹ دختر نہ دے
ف۱۰ کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں

منزل ۶

ف۱۱ یعنی بے واسطہ اسکے دل میں القا فرما کر اور الہام کر کے بیداری میں یا خواب میں اسمیں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلَّا وَحْیًا سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ)

ع ۵ ۱۰ ۶

ف۱۲ یعنی رسول پس پردہ اسکا کلام سنے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے شانِ نزول یہود نے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اسکو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مسئلہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کیلیے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے ف۱۳ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے ف۱۴ اے سید عالم خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۵ یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے ف۱۶ یعنی قرآن شریف کو ف۱۷ یعنی دین اسلام ف۱۸ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلیے مقرر فرمائی۔